# سپاسنامہ

بملاحظہ عالیجناب معلی القاب

حضرت علامہ مولانا ابو الکلام آزاد

معزز وزیر تعلیمات حکومت ہند

پیش کردہ

ارکان مجلس انتظامی و علمی و رفقاء و کارکنان دائرۃ المعارف العثمانیہ

۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۵۲ع

حیدر آباد دکن

بمطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ بحیدر آباد الدکن۔ الہند

سنۃ ۱۹۵۲ع
۱۳۷۲ھ

حق فراموشی ہوگی اگر میں موجودہ حکومت حیدرآباد کی سرپرستی
اور خصوصا ہمارے علم دوست ہنر پرور چیف منسٹر حیدرآباد
شری بی رام کشن راؤ کے ان احسانات کا شکریہ نہ ادا کروں
جو حال ہی میں دائرہ پر مبذول رہے ہیں جنکی ذات سے ہماری
آیندہ امیدیں وابستہ ہیں اور جن کی بدولت دائرہ اپنے ہیں قومی
علمی وقار اور دیرینہ خدمات کو جاری رکھنے کے قابل رہا ہے
مجلس اعلی جامعہ عثمانیہ بھی خاصکر ہمارے شکریہ کی مستحق ہے
کہ اسکے معزز ارکان نے نہ صرف ہماری رہنمائی کی اور
مالی امداد عطا فرمائی بلکہ ہمکو اپنے زیرسایہ جگہ دے کر
ہمیشہ کیلئے ممنون احسان کیا ہے -

اب میں اس ادارہ کی مختصر سرگذشت پیش کرنیکی عزت
حاصل کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے حالات اور کام کے عینی
مشاہدے کے بعد اس ادارہ کی توسیع و ترقی اور استحکام کے
متعلق جو زریں مشورے عطا فرمائے جائینگے وہ ہمارے حق
میں کیمیا ثابت ہونگے - دائرۃ المعارف نہ صرف حیدرآباد اور
ہندوستان کا واحد ادارہ ہے جو ٦٥ پینسٹھ سال سے عربی زبان
و ادب اور علوم و فنون کی بے پایان خدمات انجام دے رہا ہے بلکہ اسکی
نظیر خود ممالك عربیہ اور یورپ میں بھی بمشکل ملسکتی ہے، اس
لئے اس ہیں قومی ادارہ کی بہتری کیلئے جو تدابیر اختیار کئے
جائینگے وہ نہ صرف حیدرآباد اور ہندوستان کیلئے نام آوری
بلکہ مشرقی ممالك کیلئے تشفی کا باعث ہونگے - اور اس بارے
میں جو ہدایات اور ارشادات صادر فرمائے جائینگے وہ ہمارے

ردار هیں ۔ آپکی حکمت عملی هر فرقه و ملت کی روایات و تهذیب و تمدن زبان و ادب اور سیادی حقوق کی محافظ ہے ۔ آپکی بلیغ تقریرین اور پرمغز خطبے تاریخ مین یادگار رهینگے ۔ آپکی تصانیف علم کے پیاسون کیلئے آب حیات کا کام دے رهی هین ، جهان آپ نے « الهلال » اور « البلاغ » سے قوم میں بیداری پیدا کی و هن کلام الله کی بے نظیر تفسیر سے حکمت کے دروازے کهول دئے اور « ثقافة الهند » کے عالیه عربی مضامین سے تاریخی تحقیقات میں جان ڈال دی ہے ۔ آپ علماء سلف کی جیتی جاگتی تصویر اور هندوستانی تهذیب و تمدن کی بهترین مثال اور مشرقی علوم کا سرچشمه هین ۔

آج دائرة المعارف میں آپکا خیر مقدم کرتے هوئے همیں یه محسوس هو رها ہے که هم ایسے ادارے کے ایک حقیقی قدر شناس اور بهترین رهنما اور بڑے کرم فرما کی خدمت میں نذر عقیدت پیش کر رہے هیں ، آپکی تشریف آوری سے هماری دیرینه تمنائیں بر آئیں ، کیونکه آپ دائره کی پوری کائنات سے واقف هیں اور آپ هی همیں پروان چڑها سکتے هیں ۔

اگر جناب والا اجازت عطا فرمائیں تو دائرة المعارف کی مجلس اور اسکے تمام کارکنوں کی جانب سے اس موقع پر معزز صدر جمهوریه هند اور مقبول عام وزیر اعظم هند کی خدمت میں هدیه تشکر پیش کرنیکی عزت حاصل کروں کیونکه یه حضرات هماری مشرقی تهذیب کے نگهبان اور هماری اعلی روایات کے بڑے قدر دان هیں ۔ اسی طرح حکومت هند کی وزارت تعلیمات اور وزارت خارجه کے عهده داروں کا شکر گزار هوں که همیشه انکی عنایات دائره کے شامل حال رهی هین ۔

قرون و سطی کے بعد بھی قدیم یورپ کی یونیورسٹیون مین السنۂ
مشرقیه کی تعلیم و تحقیق کا سلسله برابر جاری رها یها تك که ساربون
لیڈن ، اکسفورڈ ، اور کیمبرج میں بھی کبھی کبھی نیشاپور ، بغداد ، مصر
قرطبه ، اندلس اور نلندا پاٹلی پترا اور کاشی کنڈہ کی صدائے
بازگشت گونجتی رهی اور یورپ کے بڑے بڑے شهرون میں
ایشیاٹك سوسائٹیز قایم کی گئیں اور مشرق کے نامی گرامی مصنفوں
کی مستند اور نادرالوجود کتابیں تلاش کر کے بڑی تحقیق اور
ریسرچ کیساته شائع کی گئین ـ آج بھی دنیا کے بڑے بڑے تحقیقی
ادارے اور ماهرین همارے اسلاف کے کارنامون کی کھوج
میں مصروف هین اور آئے دن یورپ اور امریکه کے اسکالرس
کو مشرقی شهکارون میں تاریخ کا کوئی نیا مواد ، حکمت کا کوئی
نیا نکته ، اور سائنس کا کوئی بنیادی اصول مل هی جاتا هے ۔

اسکی گواهی نه صرف ابن الندیم کی فهرست ، یاقوت کی
معجم‌الادباء اور حاجی خلیفه کی کشف الظنون جیسی قدیم عربی تصانیف
دیتی هیں بلکه یورپی ریسرچ کی جدید ترین کتابین مثل انسائکلو پیڈیا
آف اسلام ، براکلس کی تاریخ ادبیات عرب ، حتّی کی تاریخ عرب
اور عرب هریٹیج اور آرنلڈ کی لیگیسی آف اسلام اور سارٹن کے
مقدمۂ تاریخ سائنس کا هرورق اس کا شاهد هے . لیکن ان تمام کوششوں
کے باوجود همارے قدیم علوم و فنون کا سوان حصه بھی ابھی تك
منظر عام پر نہین لایا گیا هے ۔

آج ایشیائی قومون میں زبردست بیداری پیدا هو چکی هے
اور مشرق وسطی میں هرقسم کا ذهنی انقلاب رونما هو رها هے
اور سیاسی ، سماجی ، قومی اور ثقافتی قوتیں کام کررهی هیں اور

لئے مشعل راہ ثابت ہونگے تاکہ ہم انکی روشنی اور حکومت
حیدرآباد کی سر پرستی اور عثمانیہ یونیورسٹی کی رہنمائی مین پہلے
سے زیادہ علمی خدمات انجام دینے کے قابل بن سکیں ۔

حباب و الا پر یہ بات روشن ھے کے قدیم دنیا کی تھذیب و تمدن
کے بنانے اور جدید افکار و خیالات کے سنوارنے اور روحانیت
کے فیض کو عام کرنے میں علوم مشرقیہ کا کس قدر حصہ رہا ھے۔
یہان صرف اسقدر اشارہ کرنا کافی ھوگا کے یورپ کی نشأۃ ثانیہ
جسکو Renaissance کے نام سے موسوم کیا جاتا ھے وہ درحقیقت
ھمارے مشرقی علوم و فنون کا ایك پرتو اور قدیم تھذیب کی ایك
جھلك ھے ۔ ایك طرف تو ھندوستان نے اپنے فلسفہ ، ریاضی اور نجوم
سے یورپ کو متاثر کیا ، تو دوسری طرف ایران نے اپنے ادب
اور فنون لطیفہ سے اور شام وعرب ، مصر اور ایشائے کوچك نے
تاریخ ، مذھب ، ادب ، فلسفہ ، طب اور دوسرے سائنٹفك لٹریچر
کو مالا مال کردیا ۔ تھوڑی ھی مدت مین ھندوستانیون ، ایرانیون
اور عربون نے نہ صرف ارسطو اور افلاطون اور دوسرے یونانی
حکماء کے فلسفہ پر قبضہ کرلیا بلکہ بقراط اور جالینوس کے طبی
ذخیرون اور اقلیدس اور بطلیموس کی تحقیقات کے مالك بن گئے۔
اس طرح عربی زبان میں ایك نئے ادب ، تاریخ ، فلسفہ ، حکمت ، طب
ریاضی ، ھیئت ، نجوم ، کیمیا ، طبیعیات اور کئی ایك کار آمد فنون کی
بنیادیں پڑیں جو اب متمدن دنیا کا مایہ نازسرمایہ ھے ۔ غرض قرون
وسطی کا کوئی علم و فن ایسا نہ تھا جو عربی زبان مین کسی نہ کسی
طرح منتقل نہ ھوا ھو ۔

قرون

ھے کہ دائرہ نے اسوقت تك (۱۲۵) نایاب اور غیر مطوعہ قلمی
کتابین تصحیح کے اعلی معیار کے ساتھہ شائع کین جو تقریبا (۳۳۰)
جلدون پر مشتمل ھین ۔ ان کتابون کے موضوعات کی کثرت سے
یہ ظاھر ھوگا کہ دائرہ کا علمی کام کسقدر وسیع رھا ھے ۔ ادب
لغت، تاریخ، سوانح، فلسفہ، مذھب اور جامع العلوم کی کئی بنیادی
تصانیف کے علاوہ ریاضی، نجوم، ھیئت، طب اور قرون وسطی کی
مروجہ سائنس کی کئی کتابیں دائرہ کے سلسلے میں شایع ھوئی
ھیں ۔ ان میں سے اکثر ایسی ھیں جنکا ایك آدہ نسخہ ھی دنیا کے
کسی بڑے کتبخانہ میں پایا جاتا تھا، اور علمی دنیا عام طور پر
ان کے استفادہ سے صدیوں محروم رھی جو اب شایقین علم کے
ھاتھوں میں پہنچ چکی ھیں ۔ دنیا کا کوئی بڑا کتب خانہ ایسا نہیں
ھے جہاں سے دائرہ نے ڈھونڈ کر قلمی نسخون کا فوٹو یا فلم نہیں
حاصل کیا ۔ یہانتك کہ لینن گراڈ اور اسپین کے فوٹو بھی دائرہ
میں موجود ھیں ۔ دائرہ کے بنیادی مقصد کے تحت دائرہ کی
چھپی ھوی کتابیں دنیا کے بڑے بڑے کتبخانوں، مشہور محققون
اور عالموں کو ھدیہ اور تبادلہ میں روانہ کی جاتی ھیں، اور بلا نفع
ارزاں ترین قیمتوں پر شایقین علم کو فروخت کیجاتی ھیں ۔

دائرہ کی مطبوعات کی فہرست بہت لمبی ھے ۔ صرف چند
بڑے بڑے مصنفین اور انکی مشہور کتابوں کے نام یہ ھیں جنہیں
بین قومی شہرت حاصل ھو چکی ھے ۔ فن تاریخ میں ابن ھشام
(متوفی ۸۳۳ع) کی «کتاب التیجان» حمزۃ السهمی (متوفی ۱۰۳٦ع)
کی «تاریخ جرجان» ابن الجوزی کی المنتظم» اور سبط ابن الجوزی کی

ہر طرف استقلال اور آزادی کا سیلاب امڈ رہا ہے اس لئے ضروری
ہو گیا ہے کہ ہم غیرون کے محتاج نہ رہین اور اپنے علم
و ہنر کے سرچشموں سے دوسری قوموں کو بھی سیراب کریں اور
تحقیقات کے میدان میں آگے بڑھیں اور اکتشافات کا وہ سلسلہ پھر
شروع کردیں جسکو ہم نے اپنی غفلت سے کھودیا تاکہ مہذب
دنیا میں پھر اسی بلند رتبہ کو حاصل کریں جو ہماری پچھلی عظمت
کے شایان شان ہے ۔

تلك آثارنا تدل علينا فانظروا بعدنا الى الآثار

آج سے ٦٥ پینسٹھ سال پہلے ١٨٨٨ع میں اس قدیم مشرقی ثقافت
کی روشنی پھیلانے اور ایشیا کے علم و ہنر کے چشمون کو تازہ
اور علمی دنیا کو سیراب اور متقدمین کے کارنامون کو زندہ کرنے
کیلئے حیدرآباد دکن کے چند مخلص ارباب علم نے پرانے شاہکارون
کو ڈھونڈ نکالنے اور مشرق کی ممتاز کلاسیکل زبانوں میں سے عربی
جیسی بین قومی وسیع اور کلیدی زبان کی خدمت اپنے ذمے لی ، اور
نادر اسناد کی تلاش قدیم ترین نسخوں کی حفاظت اور اشاعت کا
بیڑا اٹھایا ۔ اور اپنے دائرۂ عمل کو آٹھویں صدی ہجری یا چودھویں
صدی عیسوی کی تصانیف تك محدود کردیا اور ایسی مستند حاوی
مبسوط اور مفید قلمی کتابون کو کھوج کھوج کر نکالا اور چھاپا
جو دنیا کے مشہور مصنفین کی لازوال یادگار اور زمانہ کی زد سے
بچ رہی تھیں یا اب تلف ہونے کو تھیں اور آنے والی نسلوں کو علم
و فن کی بنیادی تحقیقات مین غیر معمولی مدد دیسکتی تھیں اور جن
سے یورپ و امریکہ کے محقق بھی بے نیاز نہیں ہو سکتے تھے ۔
دائرہ کے علمی خدمات کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا
ہے

الفارسی (متوفی ۱۲۳۰ ع) کی « تنقیح المناظر » اور فن طب مین ابن هبل (متوفی ۱۲۰٤ ع ) کی « المختارات فی الطب » اور ابن القف (متوفی ۱۲۸٦ ع) کی « کتاب العمدة » لایق ذکر هیں۔

ان مین سے چند کتابین جو حال مین شائع هوی هین صحت متن اور نفاست طبع کے علاوہ تنقید کے اعلی معیار پر پوری اترتی هیں۔ اور علمی حلقون میں کافی شہرت حاصل کرچکی هیں ۔ ان کارنامون کی بدولت دائرة المعارف نہ صرف حیدرآباد بلکہ هندوستان کا ایسا واحد ادارہ اور اعلی علمی و تحقیقاتی مرکز بن گیا هے جسکی نظیر خود عربی ممالك ، یورپ اور امریکہ میں بھی نہیں ملتی ۔ جامع ازهر کے وفد اور یورپ کے بڑے بڑے مستشرقین نے دائرہ کی علمی خدمات کو همیشہ سے قدر کی نگاهون سے دیکھا هے ۔

گذشتہ سال ستمبر ۱۹۵۱ ع میں جب مجھے بین الاقوامی مستشرقین کی کانگریس معقدۂ استانبول میں خاص طور پر شریك هونے اور مختلف ملکون کے نامی گرامی مستشرقین سے ملنے کا نادر موقع ملا، تو مجھے دائرہ کے ٹھوس علمی کام کی قدر و قیمت اور اسکی بین قومی اهمیت کے کافی ثبوت ملے ۔ انگلستان ، فرانس ، اسپین ، جرمنی ، اطالیہ ترکی، مصر ، حجاز ، شام اور لبنان کے تقریبا چالیس اعلی علمی سوسائٹیون، یونیورسیٹیون ، تحقیقی ادارون اور اکاڈمیون کے نامور ارکان نے دائرہ کی نئی مطبوعات کا پرجوش استقبال کیا ۔ خود کانگریس میں اس کے کام کو قراردادون کے ذریعہ سراھا گیا ، اور هماری تازہ کتابون کو استانبول یونیورسٹی کی نمایش میں باعزت جگہ دی گئی ۔ کئی ایك پروفیسرون نے علمی و فنی امداد کے نہ صرف

« مرآة الزمان » ۔ جامع العلوم مین طاش کپری زاده کی « مفتاح السعادة ، اور عبد النبی احمد نگری کی « دستور العلماء » فن ادب ولغت میں ابن قتیبه (متوفی ۸۸۹ ع) کی « المعانی الکبیر » اور ابن الشجری (متوفی ۱۱٤۷ع ) کا حماسه اور الیزیدی ( متوفی ۹۲۲ع ) کی الامالی ، ابن درید ، (متوفی ۹۳۳ع ) کی جمهرة اللغة » اور زمخشری ( متوفی ۱۱٤٤ع ) کی « الفائق » اور فلسفه میں ابن ملکا ( متوفی ۱۱۳۵ ع ) کی « کتاب المعتبر » اور امام فخر الدین الرازی ( متوفی ۱۲۰۹ ع ) کی « المباحث المشرقیة » اور حدیث میں بیهقی ( متوفی ۱۰٦٦ ع ) کی « السنن الکبری » دس جلدون میں ، علی المتقی الهندی کی « کنز العمال » ۸ جلدون مین ، الحاکم النیسابوری ( متوفی ۱۰۱٤ ع ) کی « المستدرک » ، تراجم و رجال مین امام بخاری ( متوفی ۸۷۰ ع ) کی التاریخ الکبیر چهه جلدون میں ، اور ابن ابی حاتم الرازی ( متوفی ۹۲۹ ع ) کی « الجرح و التعدیل » ۹ جلدون مین اور الذهبی (متوفی ۱۳۲۷ ع ) کی « دول الاسلام » اور « تذکرة الحفاظ » چهه جلدون میں اور ابن حجر العسقلانی ( متوفی ۱۱٤۸ ع ) کی « تهذیب التهذیب » باره جلدون میں « لسان المیزان » چهه جلدون اور « الدرر الکامنة » چار جلدون میں ۔

تصوف میں ابن العربی کے ۲۹ نادر رسائل اور فلسفه اور ما بعد الطبیعیات میں فارابی و ابن سینا و ابن رشد جیسے دنیا کے بڑے فلسفیون کے نایاب مقالے ریاضی ، هیئت نجوم ، اور مناظر مین ابن سنان ، الخوارزمی البوزجانی ، ابو نصر عراق ، البیرونی (متوفی ۱۰٤۸ع) ابن هیثم ( متوفی ۱۰۳۸ ع ) نصیر الدین طوسی کے فلسفیانه مقالون کے علاوه الخازنی (متوفی ۱۱۰٦ ع) کی « میزان الحکمة » کمال الدین

الفارسی (۱)

روشناس کیا ۔ جرمن اورینٹل جرنل « ڈیر اسلام » نے اپنے ۱۹٤۸ ع والے مضمون میں جنگ کے بعد عربی تصانیف کا جائزہ لیتے ہوئے دائرہ کی مطبوعات کو فوقیت دی ہے ۔
مجلة المجمع العلمی العربی دمشق اور « اور یاس »استانبول کے موقر رسالون مین ہماری نئی کتابون کے تبصرے شایع ہوئے ۔ البیرونی کی ہزار سالہ یادگار میں جو مجموعہ حال ہی میں ایران سوسائٹی کلکتہ کی جانب سے حکومت ہند کی سرپرستی میں شایع ہوا ہے اسمیں ان نادر رسائل کا تفصیلی ذکر پایا جاتا ہے جو دائرہ نے البیرونی اور اسکے پیش رو اور معاصرین کی بابت پہلے بار شائع کئے ہیں ۔ سر رالف ٹرنر جو اسکول آف اورینٹل اسٹڈیز جامعہ لندن کی صدر ہیں اپنے حالیہ معاینہ میں ہمارے سلسلے کو مشرق کے گب میموریل سیریز کے نام سے موسوم کیا اور بعض ایرانی ، شامی ، عراقی اور مصری علما نے دائرہ کو ہندوستان کی عربك اکاڈمی سے یاد کیا ۔
دائرہ کی مطبوعات کا جو پنج سالہ پروگرام مرتب کیا گیا ہے اسمین تین چار ایسی نادر فنی کتابیں ہیں جن کی پہلی دفعہ تصحیح اور طباعت کے انتظام کی خبر سنکر دنیا کے علماء اور مستشرقین نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا ہے ۔ چنانچہ جرمن اورینٹل سوسائٹی نے علمی و فنی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے ، کیونکہ یہ کتابیں اپنے مضمون کے لحاظ سے نادر اور کلیدی تصور کیجاتی ہیں اور مختلف یورپی زبانوں میں ان پر تحقیقاتی مقالے لکھے گئے ہین ، اور بڑے بڑے ماہر مختلف مسئلون کے حل کرنے مین ان کتابون کے مخطوطات سے مدد لیتے رہے ہیں ۔ اب دنیائے علم کو ایسی ٹھوس فنی ، علمی اور بنیادی تحقیقاتی کتابوں کی اشاعت کی

وعدے کئے بلکہ اپنی تصحیح شدہ کتابون کو دائرہ کے سلسلہ مین

سریك کرنے کی تجویزیں بھی پیش کیں اور دائرہ کے نئے پروگرام

کو پسند کرتے ہوئے مفید مشورے اور عملی امداد عطا فرمائی -

اسکے علاوہ بین قومی اداروں اور کتبخانون نے اپنے مخطوطون

کے خزانے کھول دیے اور بڑی فیاضی سے نادر قلمی نسخوں کے

میکرو فلم اور فوٹو عنایت کئے - مثلا برٹش میوزیم ، انڈیا آفس

لائبریری، لندن ، ببلیو تھك ناسیونال پیارس ، اسکوریال لائبریری

میڈرڈ ، ٹیوبنگن یونیورسٹی لائبریری ( جہاں اسوقت برلن کا قدیم

ذخیرہ محفوظ کیا گیا ھے ) اور پیٹل سمیار فرانکفورٹ ، مغربی

جرمنی (جسمیں اسوقت کئی ہزار دنیا کے نادر عربی اور فارسی کے

قلمی نسخوں کے میکروفلم موجود ھیں ) و یٹکن لائبریری روم ،

جامعہ ازھر ، دار الکتب المصریہ ، جامعۃ الدول العربیہ ، قاھرہ ، المجمع

العلمی العربی دمشق ، جامعات سوریہ و لبنان اور اناطولیہ اور استانبول

کے لاحواب کتب خانوں سے نادر مواد دائرہ کو حاصل ھوا - یہ پہلا

موقعہ ھے کہ حیدر آباد میں مخطوطوں کے میکروفلم سے تصحیح کا کام

لیاجارہاھے - دائرہ کی مطبوعات کی مقبولیت کا ایك اہم ثبوت اسکی

مانگ ھے - دنیا کا کوئی اہم مشرقی ادارہ ایسا نہین ھے جہاں سے

آئے دن فرمایشیں وصول ہوتی ہوں اور تبادلہ میں اپنی کتابیں پیش نہ

کیجاتی ہون چنانچہ وزارت تعلیمات مصر سے حال ھی میں ایك گرانقدر

عطیہ وصول ھوا ھے ۔

جناب والا سے زیادہ کوئی اس حقیقت سے واقف نہیں کہ ھماری

مطبوعات سے علمی دنیا کسطرح مستفید ھو رھی ھے - بی بی سی لندن نے

دائرۃ المعارف کے کام سے عربی ممالك کو ایسے ایك خصوصی نشر کے ذریعہ

روشناس

مقالے لکھے ھین ۔ اسکے اصل عربی متن کے شائع ھو نیکے بعد
عبد الرحمن الصوفی کے جدید انکشافات کا علم ھو نے کے علاوہ قدیم
یونانی منجمین کے نظریون کی اصلاح بھی ھوسکیگی ۔

اس کتاب کی تصیحح و طباعت میں دائرہ نے کافی اہتمام کیا ھے۔
دنیا کے تمام کتبخانوں کے قدیم ترین نسخوں کے حالات دریافت
کر نیکے بعد مقابلہ کے لئے پانچ نسخوں کا انتخاب کیا ھے جو اپنی
صحت کے لحاظ سے بے مثل ھیں ۔

(۱) تو پقاپو سرای، استانبول (نمبر۳٤۹۳) مؤرخہ ۵۲۵ ھ م ۱۱۳۰ء
والا سب سے قدیم نسخہ مصنف کے ۱٤٤ سال بعد لکھا گیا ھے
یہ صحت کے لحاظ سے بہترین سمجھا جا سکتا تھا لیکن چونکہ اسمیں
بعض حصے ناقص ھیں اسلئے اسکو اساس طبع قرار نہیں دیا جا سکا ۔

(۲) و یٹکن لیبریری روما ( نسخہ روسی نمبر ۳/۱۰۳ ) مؤرخہ
۶۲۱ھ م ۱۲۲٤ ع ، مغربی خط میں لکھا ھوا ھے - یہ دوسرا قدیم نسخہ
ھے جو صحت وصفائی اشکال وجداول کے اعتبار سے بیحد قابل قدر ھے -

(۳) نسخہ برلن ( نمبر اوریئنل کوارٹ ۷۰) جو اسوقت ٹیو بنگن
(مغربی جرمنی) کی جامعہ کے کتب خانہ میں موجود ھے اور سنہ ۶۳۰ ھ م
۱۲۳۲ ء میں لکھا گیا ھے۔ یہ بہت ھی اعلی نسخہ ھے ۔ ایک
تحریر کے مطابق جو اس نسخہ میں موجود ھے مصنف کے اصلی نسخے
بلکہ اسکے غلام کی بنائی اشکال وجداول والے نسخے سے نقل
کیا گیا ھے لیکن افسوس ھے کہ اسکا متن بہی ناقص ھے ۔

(٤) چوتھا نسخہ بلوتھک ناسیونال پیارس کا ھے جو شاھزادہ
الغ بیگ کی فرمایش پر سنہ ۸۵۳ ھ م ۱٤٤۹ ع میں تیار کیا ھوا شاھزادہ
کا خاص نسخہ ھے جسمیں عبارت اور اشکال نہایت واضح ھیں اسلئے

فکر ھے حو انکو اپنے کام مین مدد دیسکتی ھون ۔
ان میں سے یھلی کتاب « صور الکواکب الثمانیه و الاربعین » ھے حو عد الرحمں ابوالحسیں الصوفی متوفی سنة ۳۷٦ ھ م ۹۸٦ع کی معرکة الاراء تصیف ھے ، یه وہ کتاب ھے حو ھرار سال سے شرمندہ طبع نہین ھوی تھی ، حناب عالی اور یروفیسر محمد عد الرحمں خان صاحب اسکی طباعت کے اصل محرك ھیں ۔ کئی ایك ماھریں کے مشورہ کے مطابق اب اسکا اصل عربی متں انتھائی تحقیق و اھتمام کیساتھ دائرہ مین شایع کیا حارھا ھے جسکے بعض حصے پیش ھین ۔
یه وہ کتاب ھے حس کے لاطیی، ھسپانی، فارسی اور فرانسیسی ربانوں میں ترجمے ھوچکے ھیں ۔ لیکں اسکا عربی متں ابھی تك کھیں نہیں چھپا ۔ سلطاں عصد الدولہ بں بویه دیلمی نے اپنے خاص رصد خانه میں نئے حدولوں کی تیاری کا کام عد الرحمں الصوفی کے تفویص کیا تھا چنانچه بطلمیوس کی المجسطی کے بعد صوفی نے کواکب ثابته اور بروح کا دوبارہ مشاھدہ کرکے تمام حدولون کے درحوں اوردقیقوں کی تصحیح کی ھے ، چونکه فں بجوم میں اسکو احتھاد کا درحه حاصل تھا اسلئے اس نے اپی کتاب میں تعیں کواکب میں نھایت دقت اور باریکی و صحت سے کام لیا ھے ، اور الثانی اور عطارد جیسے پیش رووں کی فروگداشتوں کو بتایا ھے یونانیوں اور عربوں کے طریقه رصد پر بھی سخت تنقید کی ھے ۔ الغرو دھم شاہ کاسٹیل اور اکثر یورپی منجمیں نے اس کتاب کو اپی تحقیقات کا دارو مدار بنایا ، حکیم حواجه نصیر الدین طوسی اور شاھزادہ الـغ بیگ نے اسکو بکثرت استعمال کیا ھے ، زمانه حال کے سائنس دان اور منجمیں میں سے اسٹیں شیدر ، ھوبر ، سوٹر ، ڈورن ، شلرپ نے اس پر تحقیقاتی مقالے

فراهمی مین حاری رکھین هین - حالیه سفر یورپ میں کوئی ایسا
ڑا کتب حانه بهین تهـا حسمیں اسکے قدیم ترین نسحه کی تلاش نه
کیگئی هو چنانحه اسوقت دائره مین دنیا کے قدیم ترین نسحون کے
میکرو فلم موحود هیں -

یورپ کی کوششون کے نتیحه کے طور پر زخاؤ کی محنتین
ٹهکانے لگیں اور البیرونی کی « الهند » اور آثار الباقیه اور « تفهیم »
تو طبع هو گئیں - القانون المسعودی هی ایك ایسی کتاب هے حسکی
طباعت کی دمه داری قبول کرنیکے لئے کوئی اداره آماده بهیں تهـا
لیکں دائره اس فکر میں هے کے کسی طرح اس علمی شاهکار
کو منطر عام پر لائے اور مشرق کی علمـی عظمت کو دوباره
روشن کرے -

تیسری اهم کتاب حسکے نادر نسحون کے میکرو فلم اسکوریال
لائبریری میڈرڈ اسپیں سے فراهم کئے گئے هیں وه « الحاوی الکبیر فی
الطب » لامام رکریا الرازی متوفی ۹۲۳ ع هے - یه وه کتاب هے
حو صدیوں تك قرون وسطی میں یورپ کی میڈیکل بائیبل تصور
کیحاتی رهی حسکے تیں لاطنی ترجمے هوچکےهیں ، اس پر یورپ کے
ڑے ڑے محققیں نے زبردست مقالے لکھے هیں - یه میرهوف اور
براون کی آررون کا حوں کرتی رهی اور یونانی یا مشرقی طب کی
حامع تریں کتاب سمحهی حاتی رهے هے حسمیں الرازی کے مشاهدات
اور تحربات اور طبی نظریے نهایت محققانه رنگ میں پائے جاتے
هیں اور ایك حیثیت سے ابو علی ابن سینا کی قانون کومات کردیتی هے
دائره کے پیش نظر هے -

اس کو کتابت کی خوبی اورمتن کی صحت کے اعتبار سے اصل قرار دیا گیا
ھے ـ اسکے علاوہ برٹش میوریم اور دوسرے کئی ایك کتابخا بون کے
نسحون سے مقابله کر کے اس کتاب کو شایع کیا جا رھا ھے ۰
اسکے مقدمه کے متعلق یورپ وامریکه کے کئیے ایك ماھرین مثلا پروفیسر
حوزف، ام ـ ایڈس مٹرو پولٹں میوریم واشگٹن اور پروفیسر ولی هارٹنر
حرمں مستشرق اور ڈاکٹر و نٹر سے مشورہ کیا حارھا ھے ـ اس کتاب
میں ۹۹ اشکال اور ۵۵ حداول ھیں ـ اسکی تصحیح و طباعت پر تقریبا
پندرہ ھزار روپیه کا صرفه عائد ھوگا ۰

دوسری کتاب حو دائرہ کے تازہ نظام العمل میں شریك ھے
اورجو حناب والا کے ارشاد کے مطابق زیر تحقیق و تصحیح ھے
وہ ابو ریحان البیرونی متوفی ۱۰٤۸ ع کی « القانون المسعودی » ھے-
مشرق کی مایه ناز تحقیقات میں سے ایك کتاب یه بھی ھے
حو ابھی تك زیور طبع سے آراسته نہیں ھوئی ھے ـ اس کتاب کی
تصحیح و طباعت ہی ایك افسانوی درحه رکھتی ھے ـ هندوستان میں
مرحوم ڈاکٹر ضیاء الدین وائس چانسلر علیگڈھ یونیورسٹی اسکے
بعد مرحوم جسٹس سرشاہ سلیمان اسکے متن و ترحمه و تحقیق میں مصروف
رھے لیکں اسوقت تك منظر عام پر کوئی چیز نه آسکی ـ ادھر حرمی
میں پاؤل کراوس نے اپنی عمر ھی اسکی تصحیح میں گنوادی ـ
اسکے تصحیح شدہ نسحه کا حال ھی میں دائرہ کو علم ھوا ھے
یه وھی نسحه ھے حسکی نشاندھی ڈاکٹر رکی ولیدی طغان نے کی ھے
اور جو اب بان یونیورسٹی کے ڈاکٹر آٹوسپیر کے قبضه میں ھے اور
جسکے حاصل کرنیکی کوشش میں دائرہ ھمه تن مصروف ھے ۰

اس اثنا میں دائرہ نے اپنی تحقیقات قدیم ترین نسحوں کی
فراھمی

غرض اسوقت ان کتابون کے علاوہ کئی ایک تاریخی ادبی و فنی تصانیف ایسی ھین جن کے متعلق کافی مواد دائرہ مین جمع کرلیا گیا ھے لیکن یہ ساری کوششیں اسوقت بار آور ھو سکتی ھین جبکہ دائرہ کو کافی مالی امداد حاصل ھو اور اسکے کم مشاھرے والے کارکنون کی معاشی حالت درست کیجائے اور طباعت کے لئے ضروری مشینری اور ادارہ کے لئے مرکزی مقام پر ایک موزون عمارت مہیا کیجائے۔

اس موقع پر عرض کرنا بے محل نہ ھوگا کہ دائرہ نے اس مدت میں اپنی بساط کے موافق جس ایثار اور بے نفسی اور خاموشی سے جو ٹھوس علمی خدمات انجام دی ھیں وہ جناب کے ملاحظہ میں پیش ھیں۔ اگر یہ کچھہ اھمیت رکھتی ھیں تو جناب والا سے استدعاء ھے کہ علم کے اس چراغ کو ھمیشہ روشن رکھنے کے کافی اسباب فراھم کئے جائیں اور اس ادارہ کی ترقی و استحکام کے لئے تمام ضروری وسائل مہیا فرمائے جائیں۔

آخر میں آپکی تشریف آوری کو ھم اپنے لئے سعادت کا باعث تصور کرتے ھوئے آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ھیں اور توقع کرتے ھین کہ دائرہ آپکے فیض سے ھمیشہ مستفید ھوتا رھیگا۔

ھم ھیں آپ کے خدمت گذار

ارکان مجلس انتظامی و علمی و رفقاء و کارکنان دائرۃ المعارف

مورخہ ۲٤ ستمبر سنہ ۱۹۵۲ ع